مخنث افراد کے مسائل کا اسلامی تعلیمات اور پاکستانی قانون کی روشنی میں تجزیہ

ANALYSIS OF THE PROBLEMS OF TRANSGENDERS IN THE LIGHT OF ISLAMIC AND PAKISTANI CONSTITUTION

Syeda Sadia

Assistant Prof. Institute of Arabic & Islamic Studies, Govt College University for Women, Sialkot: sayeda.sadia@yahoo.com.

Aniqa Ali

MS Scholar, Institute of Arabic & Islamic Studies, Govt College University for Women, Sialkot: aniqaalich@gmail.com

Abstract

Allah Almighty is the creator of all things. Man is the crowning achievement of His creation. With the contrast of natures, colors, qualities and physical appearance, we can see everywhere the signs of His formation. Transgender is His unique creation concerning their physical capacities and appearance. As, they are not considered in both males and females because of some physical differences. Like every other person in society, they deserve equal human rights, dignity and respect. When we look at the present situation of these people, the situation seems very reprehensible. These people face numerous discrimination and problems. In this article, the psychological, economic and political problems faced by the transgender have been discussed and analyzed. These problems have been induced to examine in light of Pakistani law and Islamic teachings. It concludes that even though these people are primarily responsible in these situations, but on the other side the government and the society are also responsible as there is no serious and prolonged attempt to resolve the troubles. Society is very accountable for its bad behavior. Suggestions have been made to resolve these problems.

Keywords: Transgender, Psychological, Economic, Political Problems.

خلاق عالم نے اس جہان رنگ و بو کو اپنی ان گنت مخلوقات سے تزئین و آرائش بخشی ہے اور ہر مخلوق کی تخلیق عین اس کے تقاضہ حکمت کے تابع ہے۔ ہر نوع اور ہر آن یہ مظاہر انسان کو اس علیم و حکیم کے وجود اور اس کی تخلیقات کے بدیعت و صناعیت کے راز منکشف کرتے نظر آتے ہیں۔ یہ تمام مخلوقات اپنی نوع، نسل، رنگ، خاصیت اور وظائف کے اعتبار سے ایک دوسرے سے جدا اپنے مخصوص مقصد حیات کو انجام دے رہی ہیں۔قرآن کریم کی متعدد آیات[1] اس پر شاہد ہیں کہ وہ اپنی منشاء و حکمت کے تحت جسے چاہے جو جس صورت اور جس جسمانی ساخت میں پیدا کرنا چاہے وہ پیدا کرتا ہے۔ وہ کسی کو مکمل وجود کے ساتھ پیدا کرے یا نقص کے ساتھ، اس کی تخلیق میں کسی کی شراکت داری نہیں، کسی کو لڑکا بنائے یا لڑکی، یا کسی کو ان دونوں جنس میں سے نہ پیدا کرے۔ یہ اس کے قبضہ قدرت میں ہے، اس کی بادشاہی ہے جس میں کسی کو کوئی مجال نہیں ہے۔ اس نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور انسان کو بحیثیت تخلیق احسن تقویم قرار دیا ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ[2] بے شک ہم نے انسان کو بڑے عمدہ انداز میں پیدا کیا ہے۔

یہ اس رب کی صناعی اور کاریگری ہے کہ اس نے کسی انسان کو جملہ اوصاف خلق وہیٔیت سے آراستہ فرمایا اور کسی میں بظاہر کوئی کمی رکھ دی گئی لیکن یہ سب اس کے عین تقاضائے حکمت کے مطابق ہے۔ اس سے انسان کے احترام اور رتبے میں کمی نہیں آتی۔ یہ عزت و شرف اور تکریم بحیثیت بنی نوع آدم اللہ رب العزت کی جانب سے عطا کردہ ہے اور یہ وہبی فضیلت ہے جو بلحاظ جنس انہیں حاصل ہے وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلاً[3] اور بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور

---

[1]۔ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ القصص: ٦٨:٢٨ صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ (النمل، ٢٧:٨٨) يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (النور، ٢٤:٤٥) لِّلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ (الشوریٰ، ٤٢:٤٩)

Al-Qura’n, 28:68, Al-Qura’n, 27:88, Al-Qura’n, 45:24, Al-Qura’n,42:49

[2]۔ التین، ٩٤:٤

Al-Qura’n, 95:4

[3]۔ بنی اسرائیل: ١٧:٧٣

Al-Qura’n,17:73

ہم نے ان کو خشکی اور تری میں (مختلف سواریوں پر) سوار کیا اور ہم نے انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق عطا کیا اور ہم نے انہیں اکثر مخلوقات پر جنہیں ہم نے پیدا کیا فضیلت دے کر برتر بنا دیا۔"

اہل علم کی آراء میں یہ شرف و کرامت ان کے ہیت صوری اور باعتبار تخلیق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خوبصوت شکل وصورت، قد و قامت اور متانسب جسم دے کر تخلیق کیا ہے اور یہ اس صناع عالم نے ان تمام پہلوؤں سے انسان کو اپنی دیگر مخلوقات پر برتری واعزاز اور فضیلت عطا فرمائی ہے س کو انعامات ونوازشات الٰہیہ کے باعث اعلیٰ مرتبہ کمال تفویض کیا گیا ہے۔

رب تعالیٰ کی تخلیقات میں سے ایک منفرد تخلیق مخنث ہے جو نہ مکمل طور پر مرد ہوتا ہے اور نہ ہی عورت۔ ان کی اس صورت میں پیدائش پر انہیں کوئی اختیار نہیں ہے، خلائق عالم نے جس طرح چاہا انہیں تخلیق کیا، ہمارے معاشرے میں ایک بہت بڑی تعداد ان افراد کی ہے جنہیں ہم مخنث کہتے ہیں۔ دیگر افراد معاشرہ کی طرح یہ بھی یکساں انسانی حقوق، عزت واحترام کے مستحق ہیں۔ کیونکہ کوئی بھی فرد کسی جسمانی کمی یا نقص کے باوجود بحیثیت انسان یکساں احترام و عزت، اعزاز واکرام کا مستحق ہے جو جسمانی لحاظ سے تندرست وتوانا اور ایک مکمل انسان کو حاصل ہیں۔ تخلیقی اعتبار سے یہ عین تقاضائے حکمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس صورت وہیئت اور ساخت پر اسے پیدا کیا ہے اس میں انسان کا اپنا کوئی دخل نہیں ہے۔ لہذا مخنث افراد بھی معاشرے کے عام افراد کی طرح سماجی ومعاشی اور قانونی وسیاسی حقوق کے مستحق ہیں۔ عزت وتوقیر اور شرافت وکرامت کے معیارات ان کے لئے بھی وہی ہیں جو معاشرے کے دوسرے افراد کو حاصل ہیں لیکن محض جسمانی نقص کہ جس میں ان کا اپنا کوئی کردار نہیں اس کی بنیاد پر انہیں طنز و تحقیر کا نشانہ بنایا جائے اور ان تمام حقوق سے محروم کر دیا جائے جو دیگر انسانوں کو حاصل ہیں۔ مخنث افراد کے حوالے سے معاصر صورتحال کا جائزہ لیا جائے تو حالات بہت حد تک قابل مذمت نظر آتے ہیں کہ ان افراد کو بہت سے امتیازی مسائل اور رویوں کا سامنا ہے۔ اگرچہ ان حالات میں کافی حد تک ذمہ دار یہ خود بھی ہیں لیکن مسائل کے حل کی لئے کوئی سنجیدہ اور مستقل کوشش کا نہ ہونا اور بدتر معاشرتی رویے روا رکھنے کے حوالے سے افراد معاشرہ بھی اس ذمہ داری سے مبراء نہیں ہیں۔ اس مقالہ میں مخنث افراد کو درپیش نفسیاتی، معاشی اور سیاسی مسائل سروے (یہ سروے بند سوالنامے کی شکل میں تھا جو مختلف شہروں کے رہائشی ۵۰ خنثی افراد سے پر کروایا گیا سروے سے حاصل شدہ معلومات واعداد وشمار کی روشنی میں مقالہ ہذا ترتیب دیا گیا ہے) کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں۔ نیز ان مسائل کا پاکستانی قانون کی روشنی میں تجزیہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مخنث افراد کو درپیش نفسیاتی مسائل

پاکستانی معاشرے میں بے چینی، ذہنی دباؤ اور شقاق دماغی جیسے بہت سے ذہنی امراض و مسائل کی شرح کافی زیادہ ہے۔ معروف ماہرِ نفسیات پروفیسر اقبال آفریدی کے مطابق پاکستان کی 34 فیصد آبادی ذہنی دباؤ یا گھبراہٹ کا شکار ہے جبکہ کچھ ماہرین یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ پاکستان کا ہر دوسرا فرد یا تقریباً 50 فیصد آبادی ذہنی دباؤ کے مرض میں مبتلا ہے[4]۔ پروفیسر آفریدی کہتے ہیں کہ پاکستان کی تقریباً ڈھائی سے 3 فیصد آبادی شقاق دماغی کے مرض میں مبتلا ہے جو بڑی حد تک قابل علاج مرض ہے۔[5] پاکستان کے مختلف شہروں میں ذہنی دباؤ کی شرح 22 سے 60 فی صد نوٹ کی گئی ہے جو زیادہ آبادی والے شہروں جیسے کراچی اور لاہور میں بلند ترین ہے، ایک اندازے کے مطابق ذہنی امراض کی شرح اگر اسی طرح بڑھتی رہی تو 2050 تک پاکستان ذہنی مسائل و بیماریوں کے حوالے سے عالمی رینکنگ میں چھٹے نمبر پر ہو گا۔[6]

نفسیاتی مسائل کے حوالے سے رپورٹس میں پیش کیے جانے والے اعداد و شمار اس بات کے غماز ہیں کہ پاکستانی معاشرے میں افراد معاشرہ کی ایک بڑی تعداد نفسیاتی عوارض و مسائل سے دوچار ہے۔ نفسیاتی مسائل معاشرے کے ہر طبقے اور ہر عمر کے لوگوں میں ہوتے ہیں لیکن مخنث افراد میں نفسیاتی مسائل کی شرح عام افراد کی نسبت زیادہ ہے۔ مخنث افراد میں نفسیاتی مسائل کی اہم وجوہات خاندان سے کٹ جانا، دیگر افراد معاشرہ کی جانب سے تحقیر آمیز رویے کا سامنا کرنا اور معاشی بدحالی و تنگدستی ہیں۔ ماہر نفسیات ڈاکٹر سدرہ کاظمی مخنث افراد کی ذہنی صلاحیت کے حوالے سے کہتی ہیں کہ: "ان میں بھی وہی صلاحیتیں اور خوبیاں موجود ہیں جو عام بچوں میں پائی جاتی ہیں۔ چونکہ مخنث بچے کو وہ ماحول اور توجہ نہیں دی جاتی جو دوسرے بچوں کو دی جاتی ہے لہٰذا ان کا مزاج عام بچوں سے

---

[4] ۔ڈان نیوز، 10 اکتوبر 2018ء

Dawn News, 10th Oct, 2018

[5] ۔ ایضاً

Ibid

[6] ۔ڈان نیوز، 15 اکتوبر 2019ء

Dawn News, 15th Oct, 2019

مختلف ہوتا ہے۔اگران کو بھی عام بچوں جیسی تعلیم اور ماحول فراہم کیا جائے تو ان میں بھی صلاحیتیں نظر آئیں گی جو دوسرے بچوں میں موجود ہوتی ہیں۔"[7] ذیل میں مخنث افراد کو درپیش نفسیاتی مسائل پر بحث کی جائے گی۔

خودکشی کا رجحان

زندگی خدا تعالٰی کی بہت بڑی نعمت ہے۔جب اداسی ومایوسی حد سے بڑھ جاتی ہے تو لوگوں میں خودکشی کا رجحان پیدا ہوتا ہے۔مخنث افراد میں یہ رجحان عام لوگوں کی نسبت زیادہ پایا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مخنث افراد کی قرآن وسنت کے مطابق تربیت نہیں کی جاتی۔صبر، تحمل اور برداشت پر عمل کرنے کا ذہن نہیں دیا جاتا لہذا جب ان افراد کو بے انتہا مسائل ومصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو دلبرداشتہ ہو کر اپنی جان لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ان افراد کو مندرجہ ذیل آیت سے عبرت پکڑنی چاہیے۔ارشاد باری تعالٰی ہے:" وَلَا تَقْتُلُوا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا"[8] اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک اللہ تم پر مہربان ہے۔صاحب تفہیم القرآن نے اس کے دو معنی بیان کیے ہیں""ایک یہ معنی کہ ایک دوسرے کو قتل نہ کیا جائے اور دوسرا یہ معنی کہ خودکشی نہ کی جائے۔"[9]

American Foundation for Suicide Prevention کی تحقیق کے مطابق مخنث افراد میں خودکشی کی شرح مندرجہ ذیل ہے:

مخنث عورتوں(Trans women) میں ٪42 جبکہ مخنث مردوں(Trans men) میں ٪46 افراد خودکشی کی کوشش کرتے ہیں۔وہ مخنث افراد جو اپنی جنسی شناخت ظاہر کرتے ہیں ان میں ٪50 افراد خودکشی کی کوشش کرتے ہیں۔جو خواجہ سرا ایڈز(HIV-positive) کا شکار ہیں ان میں ٪51 افراد خودکشی کر لیتے ہیں۔[10] اس

---

[7]۔ دنیا پاکستان ڈاٹ کام،23جون،2019

https://dunyapakistan.com/58164/#.XQ6G5OszbIU (Retrieved on:23 Jun 2019, time 1:17AM)

[8]۔ النساء،۴:۲۹

Al-Qura'n,4:29

[9]۔ ابوالاعلی مودودی، تفہیم القرآن،ادارہ ترجمان القرآن،لاہور،ج1ص346

Abu-al-a'alā, Moudūdī, *Tafheem-ul-Qura'n,* Tarjmān-ul-Qura'n, Lahore, Vol.1, p 346

[10] Ann P. Hass; Philip L. Godgers, *Suicide attempts among transgender and gender non-conforming adult*, American Foundation for Suicide Prevention, the Williams institute, January 2014, p 2

موضوع پر تحقیق کے دوران کئے گئے سروے سے جو اعداد و شمار سامنے آئے اس کے مطابق 38 فی صد افراد نے حالات سے مایوس ہو کر کبھی نہ کبھی خودکشی کی کوشش ضرور کی۔[11] قابل غور بات یہ ہے کہ مخنث افراد میں خودکشی کے بڑھتے ہوئے رجحان میں معاشرے کے دیگر افراد کا کتنا حصہ ہے؟ان پر عرصہ حیات اتنا تنگ کر دیا جاتا ہے کہ ان کو خودکشی کے علاوہ کوئی راہ نظر نہیں آتی۔ مخنث افراد میں نفسیاتی مسائل، ذہنی تشدد، جنسی و جسمانی تشدد اور خاندان کی طرف سے رد کیا جانا خودکشی کے رجحان میں اضافہ کا سبب ہیں۔

انتقامی رویہ

دل و دماغ کی منفی نشو نما کے نتیجے میں جارحانہ و انتقامی رویہ پنپتا ہے۔ جب مخنث افراد کو جائز ذرائع سے ان کے حقوق حاصل نہیں ہوتے تو ان میں انتقامی جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ کچھ مخنث افراد مجرمانہ سرگرمیاں اپنا لیتے ہیں اس طرح ان کو محسوس ہوتا ہے کہ اس طرح وہ اپنے ساتھ ہونے والی زیادتی کا بدلہ معاشرے کے تمام افراد سے لے رہے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ تمام حقوق جن سے ان کو محروم کیا گیا ہے، ان کو حاصل کرنے کا حق دیگر افراد معاشرہ کو بھی نہیں ہونا چاہیے۔ جنسی و جسمانی استحصال کے نتیجے میں ان کے مزاج میں منفی جذبات بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ سروے میں شامل ۵۰ افراد میں سے ۲۲ افراد نے جواب دیا کہ افراد معاشرہ کی جانب سے ہونے والی زیادتی کا بدلہ لینے کے لیے انتقامی جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ یہ ۴۴% افراد جنہوں نے انتقام لینے کا سوچا ان کا کہنا ہے کہ اپنے اس خیال کو کبھی حقیقت نہیں بنایا۔[12]

احساس کمتری

خدا تعالیٰ نے کسی فرد کو پیدائش کے وقت اپنی جنس کے انتخاب کا حق نہیں دیا، تو پھر مخنث افراد کیوں زندگی کے ہر قدم پر امتیازی رویے کا سامنا کرتے ہیں؟ مخنث افراد پاکستانی معاشرے کا وہ طبقہ ہیں جن کا احترام اور حقوق نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اس کی وجہ ان پڑھ اور جارحیت پسند افراد ہیں جو ان کو انسان تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے ہر حصے میں مخنث افراد کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ مخنث افراد تمسخر و تضحیک کے مستحق سمجھے جاتے ہیں لوگ ان پر ہنستے ہیں اور آوازیں کستے ہیں نیز شفقت و محبت سے محروم رہنے کی وجہ سے دوسرے افراد معاشرہ کے مقابل خود کو حقیر محسوس کرتے ہوئے احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہ احساس کمتری اتنا شدید ہوتا

[11] Survey, 20th Oct, 2019
[12] Ibid

ہے کہ پر اعتماد طریقے سے بات کرنے کی صلاحیت سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ کچھ مخنث افراد کو اپنے نسب کا بھی علم نہیں ہوتا، ان کو معلوم ہی نہیں ہوتا ان کے ماں باپ کون ہیں؟ یہ محرومی بھی ان کو احساس کمتری کی جانب لے جاتی ہے۔ مخنث افراد عجیب و غریب مخلوق تصور کی جاتی ہے ان کو انسان اور جانور کے درمیان کی کوئی مخلوق یا شاید جانور ہی سمجھا جاتا ہے، یہ سلوک ان کو احساس کمتری کی جانب دھکیلتا ہے۔ سروے میں شامل مخنث افراد میں 74 فی صد افراد احساس کمتری کا شکار ہیں۔[13]

مجرمانہ سرگرمیاں:

مخنث افراد مختلف شاہراؤں اور بازاروں میں بھیک مانگتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ بھیک مانگنے کے باوجود جب ضروریات زندگی کو پورا کرنے سے قاصر رہتے ہیں تو بھوک اور غربت سے نجات پانے کے لیے باعزت روزگار کے تمام دروازے بند ہونے کی وجہ سے مخنث افراد منفی سرگرمیوں میں ملوث ہوتے ہیں۔ منشیات، اغواہ کاری اور عصمت فروشی جیسے قبیح افعال کو اپنانے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

مخنث افراد میں گداگری کا رجحان خطرناک حد تک بڑھ چکا ہے، سروے سے حاصل ہونے والے اعداد و شمار کے مطابق ان افراد کا نہ تو کوئی کاروبار ہے اور نہ ہی کسی قسم کی ملازمت کرتے ہیں، جبکہ گداگری سے وابستہ افراد کی شرح 34 فی صد اور دیگر سرگرمیوں سے منسلک افراد کی شرح 66 فی صد ہے۔ سروے میں شامل ۵۰ مخنث افراد میں سے ۱۷ افراد گداگری کرتے تھے جبکہ ۳۳ افراد ڈانسنگ کے پیشہ سے وابستہ تھے، یہ شرح ٦٦% ہے۔

اگر کسی کی تخلیق ہی بطور مخنث کی گئی ہو تو یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے لیکن اکثریت ایسے افراد کی ہوتی ہے جن کو اللہ عزوجل نے مکمل مرد کی صورت میں تخلیق کیا ہوتا ہے لیکن بے روزگاری یا روزگار کی محنت و مشقت سے بچنے کے لیے بھی ایسا سوانگ رچا لیتے ہیں نیز چھوٹے بچوں کو بھی اغوا کر کے ان کا مخنث جیسا حلیہ بنا کر ان سے ایسے مجرمانہ کام لیے جاتے ہیں جن کی اجازت نہ شریعت دیتی ہے اور نہ ہی قانون۔ عام افراد میں یہ شعور اجاگر کرنے کی سخت ضرورت ہے کہ ان کا مذاق اڑانے کی بجائے ان کو درپیش مسائل حل کرنے میں ان کی مدد کی جائے، تاکہ وہ مجرمانہ سرگرمیاں اپنانے سے گریز کریں۔ حکومت کو چاہیے کہ جعلی مخنث افراد کی پہچان کر کے ان کا نفسیاتی علاج کروایا جائے اور ایسے اغواء کرنے والے مجرموں کو سخت سزا دی جائے تاکہ گناہ کا یہ دروازہ بند ہو سکے۔

---

[13]Survey, 18th Sep, 2019

ذہنی دباؤ

مخنث افراد کو ذہنی و جسمانی اذیت پہنچائی جاتی ہے۔ان کو برے اور عجیب و غریب القاب سے پکارا جاتا ہے۔طنز و تحقیر سے ان کی عزت نفس کو مجروح کیا جاتا ہے۔ان کو قدم قدم پر ایسے مسائل درپیش ہوتے ہیں کہ وہ ذہنی دباؤ کا شکار ہو جاتے ہیں۔جب مخنث بچے کو گھر سے نکال دیا جاتا ہے تو عدم تحفظ جنم لیتا ہے اور وہ ذہنی دباؤ کا شکار ہو جاتا ہے۔ماہر نفسیات پروفیسر ڈاکٹر مراد موسیٰ خان کا کہنا ہے کہ :"نفسیاتی بیماریوں کی وجوہات موروثی بیماریاں اور گردو پیش کے حالات ہوتے ہیں۔اگر کسی فرد کے مالی حالات اور اور گردو پیش کا ماحول کشیدہ ہو تو یہ ذہنی دباؤ اور تناؤ کا باعث بنتا ہے۔"[14]

امریکن سائیکالوجیکل ایسوسی ایشن (American Psychological Association) کی مارچ 2016ء کی رپورٹ کے مطابق وہ افراد جن کو امتیازی رویے کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان کے مزاج میں کشیدگی پیدا ہوتی ہے، یہاں تک کہ امتیازی رویے کی توقع بھی لوگوں میں ذہنی دباؤ کی وجہ بن سکتی ہے۔وہ مخنث افراد جن کو امتیازی رویے کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان میں ذہنی دباؤ کی شرح 6.4 ہے جبکہ عام افراد میں ذہنی دباؤ کی شرح 5.5 ہے۔[15] سروے سے حاصل ہونے والے نتائج یوں ہیں۔ہمیشہ ذہنی دباؤ کا شکار رہنے والوں کی شرح 8فی صد، اکثر اوقات ذہنی دباؤ کا شکار رہنے والوں کی شرح 38٪ اور کبھی کبھار ان مسائل کا سامنا کرنے والوں کی تعداد 54٪ ہے۔نیز ان مسائل کی بڑی وجہ افراد معاشرہ کا رویہ ہے جس کی شرح 64٪ اور خاندان کے برے رویے کی شرح 36٪ فی صد ہے جس وجہ سے مخنث افراد کی بڑی تعداد ذہنی دباؤ کا شکار ہوتی ہے۔[16]

جبکہ اسلامی تعلیمات کے مطابق کسی شخص کو جسمانی و ذہنی اذیت کا نشانہ نہیں بنایا جا سکتا۔قرآن میں ارشاد ہوتا ہے:"وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا"[17]

"جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کیے ستاتے ہیں انھوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا۔"[18]

---

[14]https://www.bbc.com/urdu/world-47053749 (Retrieved on 19th Jun, 2019 time 2:12PM)

[15]https://www.psychologytoday.com/intl/blog/the-truth-about-exercise-addiction/201612/why-transgender-people-experience-more-mental-health (Retrieved on:19 Jun 2019 time 11:12PM)

[16] Survey, 18 Sep,2019

[17]۔الاحزاب،۳۳:۵۸

Al-Qura'n, 33:58

قرآن کے اس فرمان کو نظرانداز کرکے انہیں ذہنی و جسمانی اذیت پہنچائی جاتی ہے۔ مندرجہ بالا آیت میں ان افراد کے لیے درس عبرت ہے جو بے قصور مخنث افراد کے لیے دائرہ حیات تنگ کر دیتے ہیں۔ یہ احساس کہ دوسرے آپ کو وہ شخصیت نہیں مانتے جو آپ خود کو حقیقتا محسوس کرتے ہیں بہت تکلیف دہ ہے، مخنث افراد کو اس تکلیف دہ احساس سے روز گزرنا پڑتا ہے۔ جذباتی سہارا ذہنی دباو کو کم کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے لہذا مخنث افراد کے ساتھ ہمدردانہ رویہ اختیار کرنا چاہیے اور تحقیر و تضحیک سے اجتناب کرنا چاہیے تاکہ وہ ذہنی دباو سے پاک ایک پر اعتماد زندگی گزاریں۔

مخنث افراد سے سروے کے بعد پتا چلا کہ ان افراد کی اکثریت ذہنی دباؤ کا شکار رہتی ہے اور اس کی وجوہات خاندان کا نامناسب رویہ، افراد معاشرہ کا تحقیر آمیز رویہ، معاشی تنگی اور قاتلانہ حملے کا اندیشہ وغیرہ شامل ہیں۔ مخنث افراد کی اکثریت نفسیاتی مسائل کا شکار ہے لیکن افسوس کہ ان کو مسائل تصور ہی نہیں کیا جاتا۔ صرف مخنث افراد ہی نہیں بلکہ عام افراد میں سے بھی کچھ افراد اپنی شخصیت کو لے کر کشمکش کا شکار ہوتے ہیں۔ اسی کشمکش کے نتیجے میں مکمل مرد عورتوں جیسا حلیہ و انداز اپنا لیتے ہیں۔ ان جعلی مخنث افراد کا نفسیاتی علاج کروایا جائے۔ جن افراد کو خدا تعالیٰ نے مخنث پیدا کیا ہے، ان کے ساتھ محبت و شفقت کا رویہ اپنا کر ان و درپیش نفسیاتی مسائل میں کمی لائی جاسکتی ہے۔ محبت و شفقت ان افراد کو بنیادی حق ہے اور انہیں والدین، بہن بھائیوں اور خاندان کے دیگر افراد کی جانب سے حسن سلوک، محبت و تعاون کے ذریعے ایک صحت مند اور مفید شہری بنایا جاسکتا ہے۔ خصوصا والدین کی توجہ ان کے لئے آب حیات کا کام کر سکتی ہے۔ لیکن خنثی افراد کے حصے میں یہ محبت و توجہ نہیں آتی، ان کے ماں باپ ان کو اپنی محبت و شفقت کے سائے میں پروان چڑھانے کی بجائے ان کو دنیا کی سختیاں جھیلنے کے لیے اکیلا چھور دیتے ہیں۔ وہ ماں باپ جو اپنے مخنث بچے سے یہ حق چھین لیتے ہیں ان کو مندرجہ ذیل حدیث سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

[18]۔ احمد رضا خان، امام، کنزالایمان، مکتبہ الدینہ کراچی، س ن، ص 789 (مقالہ میں جہاں بھی قرآنی آیات کا ترجمہ کیا گیا ہے اس کا ماخذ کنزالایمان ہے)
Aḥmad Raza Khan, Imām, Kanz-ul-imān, Maktaba tul Madīna, Karachi, p 789

"قبل رسول الله ﷺ الحسن بن علي وعنده الاقرع بن حابس التميمي جالسا، فقال الاقرع: إن لي عشرة من الولد ما قبلت منهم احدا، فنظر إليه رسول الله ﷺ ثم قال: من لا يرحم لا يرحم"[19] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اقرع رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ میرے دس لڑکے ہیں اور میں نے ان میں سے کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ جو اللہ کی مخلوق پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا

اہل و عیال سے بھلائی و خیر خواہی کے بارے میں ارشاد فرمایا: " خيركم خيركم لاهله"[20] انسان کی اچھائی و بہتری کا پیمانہ گھر والوں سے نیک اور اچھا سلوک مقرر کیا گیا ہے۔ وہ والدین اور سرپرست جو باقی اولاد کے ساتھ تو اچھا برتاؤ کرتے ہیں لیکن خنثی افراد کو اس کا حقدار نہیں سمجھتے، ان لیے مندرجہ بالا حدیث اپنے اندر نصیحت و موعظت کے موتی چھپائے ہوئے ہے۔ ان افراد میں نفسیاتی مسائل کو مکمل طور پر ختم کر کے معاشرے کا مفید شہری بنانے کے لیے خاندانی، سماجی اور حکومتی سطح پر اقدامات کیے جانے کی اشد ضرورت ہے۔

معاشی مسائل

معاشرے کی تشکیل میں افراد کی معاشی بحالی و اقتصادی روایات کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ جس معاشرہ کے افراد اقتصادی حقوق سے محروم ہوں وہ معاشرہ معاشی بدحالی اور لوٹ مار کا شکار ہوتا ہے۔ آقا دو عالم ﷺ نے معاشی حقوق کی ایسی تعلیم دی جس میں افراد معاشرہ اپنی معاشی ضروریات پر دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دیتے ہیں۔ لیکن صد افسوس کہ آج کا نام نہاد مہذب انسان جب افراد معاشرہ کی اقتصادی بحالی کا ذکر کرتا ہے تو مخنث کو افراد

---

[19]۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبداللہ، الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ ﷺ وایامہ، کتاب الادب، باب رحمۃ الولد وتقبیلہ ومعانقتہ، رقم الحدیث: 5997

Bukhārī, Muḥammad bin Ismaeel, abu Abdullah, *Al-jame al-ṣaḥīḥ al-mukhtasar min umoor Rasool Allah wa ayyamehi*, *kitāb ul adab*, bāb raḥmat-al-walad wa taqbeelehi wa muaniqa, Ḥadīth no:5997

[20]۔ ترمذی، ابو عیسیٰ، محمد بن عیسیٰ، سنن ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل ازواج النبی ﷺ، رقم الحدیث: 3895

Tirmizī, Abu Essa, Muḥammad bin Essa, *Sunan Tirmizī*, kitāb-ul-manaqib, bāb fadhal azwāj-un-nabiﷺ , Ḥadīth no:3895

معاشرہ میں شمار نہیں کرتا۔ان کی معاشی تگ ودو ناچ گانااور گداگری تک محدود کر دی گئی ہے۔ذیل میں مخنث افراد کے معاشی مسائل پر بحث کی جاتی ہے۔

ملازمت کے حصول میں دشواری

زمانہ جاہلیت کارواج تھا کہ ذرائع آمدن پر مخصوص لوگوں کی اجارہ داری ہوتی لیکن اسلام ہر فرد کو معاشی جدوجہد کا حق عطا کرتا ہے لیکن معاصر معاشرے میں مخنث افراد سے یہ حق چھین لیا گیا ہے۔ناچ گانے کے علاوہ ان کی آمدنی کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔یہ افراد شادی بیاہ پہ بھی ناچ گانے کے لیے بلائے جاتے ہیں نیز کسی بچے کی ولادت پر خواجہ سرا اس بچے کے خاندان کو مبارکباد دیتے ہیں جس کے بدلے میں ان کو رقم ادا کی جاتی ہے۔مخنث افراد بھڑکیلے لباس پہنے،میک اپ سے لتھڑے چہرے لیے راہگیروں،دوکانداروں سے اور گھر گھر جاکر بھیک مانگتے ہیں۔کچھ لوگ اس وہم میں مبتلا ہیں کہ خواجہ سرا کی بددعا لگ سکتی ہے لہذا جب خواجہ سرا بھیک مانگتے ہیں تو لوگ محض اس خوف کی بنا پر ان کو بھیک دیتے سے انکار نہیں کرتے۔دن بھر بھیک مانگنے سے چند سو روپے اور ذلت و حقارت کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔کچھ مخنث افراد اپنی آمدنی بڑھانے کے لیے ناچ گانے اور بھیک مانگنے کے ساتھ ساتھ بدکاری و عصمت فروشی جیسے قبیح فعل کو بھی اپنا لیتے ہیں جبکہ کچھ مجرمانہ سرگرمیاں اختیار کرنے والے گروہ میں شمولیت اختیار کر لیتے ہیں۔سروے میں شامل ہونے والے افراد میں سے صرف ۱۲ فیصد افراد نے اپنی زندگی کے کسی حصے میں ملازمت کی، باقی ۸۸ فیصد افراد نے کبھی ملازمت نہیں کی۔[21] نیز جو افراد ملازمت کرتے رہے تھے انہوں نے اس کو چھوڑنے کی وجہ افراد معاشرہ کا تحقیر آمیز رویہ بیان کی، کسی نے بھی اس کی وجہ عدم دلچسپی قرار نہیں دی۔جن افراد نے ملازمت نہیں کی ان میں چند افراد نے اس کی وجہ ملازمت کے حصول میں دشواری بیان کی یہ شرح ٪20.45 ہے جبکہ 79.54%افراد نے اس کی وجہ عدم دلچسپی بیان کی۔

رفعی خان (Trans woman Rifee Khan) شاہ عبدالطیف یونیورسٹی سے (Masters in Political science & economics) کی ڈگری ہولڈر کا کہنا ہے کہ:

[21]Survey, 15 Nov,2019

"میں نے سوچا تھا تعلیم یافتہ ہونا میرے مسائل ختم کردے گا۔ یونیورسٹی کی تعلیم ہونے کے باوجود چالیس سال کی عمر میں بھی بے روزگار ہوں۔"[22] عموماً مخنث افراد کو تعلیم حاصل کرنے کے مواقع میسر نہیں آتے لیکن جو چند ایک تعلیم یافتہ ہیں ان کو بھی ان کی تعلیم وہنر کی مناسبت سے ملازمت نہیں ملتی۔ جنسی معذوری کی بناء پر 55.55 % افراد کو ملازمت کے حصول میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے جبکہ جنسی معذوری اور غیر تعلیم یافتہ دونوں کی وجوہ کی بناء پر 44.44% اس مسئلہ سے متاثر ہوئے۔[23]

امتیازی سلوک خنثی افراد کو غربت کی طرف دھکیل رہا ہے۔ معاشرے کے باقی افراد کی نسبت ان افراد میں غربت کا تناسب زیادہ ہے۔ ایسے افراد میں سے صرف وہی افراد ملازمت کر رہے ہیں جنہوں نے اپنی پہچان چھپا رکھی ہے کیونکہ پہچان ظاہر کرنے پر ملازمت سے ہاتھ دھونے پڑ سکتے ہیں۔ معاشرے کے ہر فرد کو شریعت اسلامیہ کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنی رغبت اور دلچسپی کو مدنظر رکھتے ہوئے پیشہ کے انتخاب کا حق حاصل ہے۔

"ان رسول اللہ ﷺ قال ما اکل احد من بنی آدم طعام خیرالہ من ان یا کل من عمل یدیہ ان نبی اللہ داود کان یا کل من کسب یدیہ"[24] رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی آدم نے اس سے بہتر کھانا نہیں کھایا جو اس کے ہاتھ کی کمائی کا ہو بے شک اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے۔ بلوچستان میں ایک سید گھرانے میں پیدا ہونے والی ایک بوڑھی مخنث عورت جو بچپن میں گھر چھوڑ کر چلی گئی، اب روزانہ 450 بچوں کو قرآن پاک پڑھاتی ہیں، 1975ء میں 31 سال کی عمر میں بچوں کو قرآن پڑھانا شروع کیا، سب بچے ان کو نانی جمیلہ کے نام سے پکارتے ہیں۔[25]

---

[22] https://www.dawn.com/news/1336527/im-an-educated-trans-woman-in-pakistan-who-struggle-to-find-work-heres-my-story (consult date 07 May 2019 time 1:17PM)

[23] Survey, 15 Nov, 2019

[24] ۔ البیہقی، ابو بکر احمد، السنن الکبری، دار الفکر، بیروت، لبنان، کتاب الاجارۃ باب کسب الرجل و عملہ بیدیہ، 1996، 54/9

Al-Behiqi, Abu Bakar Aḥmad, *Al-sunan al-kubrā*, Dār-ul-fikr Berūte Lebanon, kitāb-ul-ijarah, bāb kasab al-rajul wa amalehi biyadihi, 1996, 9/54

[25] https://tribune.com.pk/story/342204/maulvi-begam-sahib-the-eunuch-who-found-her-calling-as-a-guran-teacher/ (retrieved on:07 May 2019 time 11:20 PM)

اگر خنثیٰ افراد کو حوصلہ اور اعتماد دیا جائے تو وہ بھی نانی جمیلہ کی طرح ایک خوبصورت اور بامقصد زندگی گزار سکتے ہیں۔ خنثیٰ افراد کی تعلیمی قابلیت کم ہونے کی بنا پر اگر ملازمت ملنا مشکل ہو تو ان کو چھوٹے پیمانے پر اپنا کاروبار کرنا چاہیے جیسے کہ اسکول و کالج میں کینٹین کھولی جا سکتی ہے۔ وہ خنثیٰ افراد جو ابھی کم عمر ہیں، والدین، حکومت اور معاشرے کے دیگر افراد کی توجہ اور کوشش سے وہ بھی مستقبل میں ڈاکٹر، انجنیئر اور سائنسدان ہو سکتے ہیں اسلام میں امراء کی دولت پر غرباء کے حق کو تسلیم کیا گیا ہے جسے زکوۃ کا نام دیا گیا جو مخصوص شرح سے نافذ ہوتی ہے۔ قرآن حکیم میں جو مصارف زکوٰۃ بیان کیے گئے ہیں اگر خنثیٰ افراد اس پیمانے پر پورا اترتے ہیں تو ان کی بنیادی ضروریات کی تکمیل کے لیے ان کو زکوۃ دی جائے گی۔ اسلام غرباء و مساکین کی مدد کرنے کا ذہن دیتا ہے۔ اللہ عزوجل کا فرمان عالیشان ہے: "وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّه وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ"[26] "اور رشتہ داروں کو ان کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو" غربت کے خاتمے کے لیے اسلام صدقہ کی ترغیب دلاتا ہے۔ عام مرد و عورت کی طرح ان کو بھی تمام حقوق حاصل ہونے چاہیے سرکاری و غیر سرکاری اداروں میں ان کی ملازمت کا باقاعدہ کوٹہ موجود ہو۔ مردوں سے مشابہت رکھنے والے خنثیٰ افراد کو فوج اور پولیس میں بھرتی کرنا چاہیے۔ خنثیٰ افراد کو بھی ذہن سازی کی اشد ضرورت ہے، جن کے نزدیک ان کا ذریعہ معاش محض بھیک مانگنے و دیگر غیر اخلاقی برائیوں تک محدود ہے۔ ان کو بامقصد زندگی گزارنے اور رزق حلال کے حصول کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔

وراثت سے محرومی

بد قسمتی سے ہم جس معاشرے میں رہ رہے ہیں وہاں خواتین کی ایک بڑی شرح کو حق وراثت سے محروم رکھا جاتا ہے اسی معاشرے میں مخنث افراد کو سوفی صد حق وراثت سے محروم رکھا جاتا ہے۔ حلانکہ شریعت اسلامیہ میں ان میں جنس کی غالب عنصر کی بناء پر انہیں جائیداد میں حصہ دیا جائے گا۔ اسلام میں وارثوں کا تعین کر دیا گیا ہے، جس کے متعین کرنے کا اختیار انسان کو نہیں دیا گیا تو اس سے محروم کرنے کا اختیار بھی انسان کے پاس نہیں ہے۔

سیاسی مسائل:

دین اسلام کی آمد سے قبل امور مملکت جابر و نا اہل افراد کے ہاتھوں میں تھے۔ آقا دو عالم ﷺ کی تعلیمات نے تصور سیاست کو بدل دیا جس سے برابری کی بنیاد پر سیاسی حقوق کا تصور اجاگر ہوا۔ اسلام اس امر کی اجازت

---

[26]۔ الاسراء، ۱۷:۲۶

Al-Qura'n,17:26

نہیں دیتا کہ افراد کو گروہوں میں تقسیم کر کے کسی کو مراعات سے نوازا جائے اور کسی کا استحصال کیا جائے۔ دین اسلام نے اسلامی ریاست کے ہر فرد کو سیاسی حقوق عطا فرمائے ہیں جن میں حق آزادی رائے، حق مشاورت و انتخاب اور حق احتساب شامل ہیں۔ عصر حاضر میں مرد و عورت کو تو یہ حقوق حاصل ہیں لیکن مخنث افراد کو ان حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ ذیل میں مخنث افراد کے سیاسی مسائل پر بحث کی جاتی ہے:

اجتماعی معاملات میں شرکت سے محرومی:

جس معاشرے میں اظہار رائے کی آزادی نہ ہو اس معاشرے میں جمہوری اقدار کا فروغ ناممکن ہے۔ معاشرے کا ہر فرد خواہ وہ مرد ہو، عورت ہو یا مخنث ہو اس کو اپنے حکمران و امیر کو منتخب کرنے کا حق حاصل ہے۔ مسلمانوں کو اپنے اجتماعی معاملات باہمی مشورے سے طے کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ پاکستان میں مخنث افراد کو سیاسی امور میں دخل اندازی کا حق حاصل نہیں تھا۔ الیکشن کمیشن نے 2018ء کے انتخابات میں پہلی بار مخنث افراد کو بھی بطور مشاہد (Observer) مقرر کیا لیکن اس کی حیثیت بھی کاغذی کاروائی سے زیادہ نہیں تھی۔ فرزانہ ریاض (Transgender Observer) نے کہا کہ: "ہمیں الیکشن کمیشن کی طرف سے مشاہد (Observer) کے کارڈز جاری کیے گئے لیکن پھر بھی ہمیں پولنگ اسٹیشن میں داخل نہیں ہونے دیا گیا۔"[27] مخنث افراد کو انتخابات کے دوران مشاہد کی ذمہ داری دی گئی لیکن اس کی حیثیت بھی کاغذی کاروائی سے زیادہ نہیں تھی۔

انتخابات میں حصہ لینا

2011ء میں مخنث افراد کے انتخابات میں حصہ لینے کا بل پاس ہونے کے بعد 2013ء کے انتخابات میں پاکستان میں پہلی بار 5 مخنث افراد نے انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا۔ جن میں سے دو کراچی، ایک جہلم، ایک گجرات اور ایک کا تعلق سرگودھا سے تھا۔ لیکن تمام کو ہی انتخابات میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔[28] ۲۰۱۸ء میں پانچ مخنث افراد (نایاب علی، ندیم کشش، لبنیٰ، عالمگیر ماریہ اور زاہد خان ریشم) نے انتخابات میں حصہ لیا۔ تیرہ مخنث افراد نے نامزدگی کے کاغذات جمع کروائے لیکن مذکورہ بالا کے علاوہ باقی کو فنڈز کی کمی کی وجہ سے حصہ نہ لینے پہ مجبور کیا گیا ان میں سے تین

---

[27] https://www.samaa.tv/news/2018/07/transgender-community-says-faced-pushback-at-general-election/ (Retrieved on: 06 May 2019 time 2:36 AM)

[28] https://cbc.ca/stormbo/news/pakistani-woman-and-transgender-candidates-make-political-history.html (Retrieved on: 06 May 2019, time 12:29 AM)

نے قومی اسمبلی کی نشست کے لیے اور دو نے صوبائی اسمبلی کی نشست کے لیے لڑنے کا اعلان کیا۔[29] دو امیدوار تحریک انصاف کے ساتھ جب کہ تین آزاد امیدوار تھے۔[30]

شی میل ایسوسی ایشن ملتان کی صدر شہانہ عباس شانی نے کہا کہ: "جیسے پاکستان کے آئین میں عورتوں اور اقلیتوں کے لیے نشستیں مختص کی گئیں ہیں اسی طرح ان کے لیے بھی قومی اسمبلی میں نشستیں مختص کی جائیں پاکستان کے شہری ہونے کی حیثیت سے مخنث افراد بھی اسمبلی میں آراء بیان کرنے کا حق رکھتے ہیں۔"[31] شاور اور ہری پور میں 2 مخنث افراد کے بارے میں یہ جاننے کے بعد کہ وہ انتخابات میں حصہ لینا چاہتے ہیں،ان کو مارا پیٹا گیا اور کاغذات نامزدگی جمع کروانے سے روک دیا گیا تھا۔[32] اس سے واضح ہوتا ہے کہ مخنث افراد کے سیاسی حقوق کے لیے اگرچہ قانون سازی کی گئی ہے لیکن اس کا نفاذ عمل میں نہیں لایا گیا۔

ووٹ دینا

14 نومبر 2011ء چیف جسٹس افتخار محمد چودھری اور جسٹس خلجی عارف نے الیکشن کمیشن آف پاکستان (ECP) کو آڈر جاری کیا تھا مخنث افراد کے نام بھی ووٹرز کی فہرست میں درج کیے جائیں نیز نادرا کو بھی سپریم کورٹ نے خواجہ سراؤں کو شناختی کارڈ جاری کرنے کا حکم دیا۔[33] ٹرانس جینڈر پروٹیکشن ایکٹ میں بھی مخنث افراد کے سیاسی حقوق کا تحفظ کرتے ہوئے ان کو ووٹ دینے کا حق دیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود مخنث افراد کو ووٹ دینے میں مسائل کا سامنا ہے۔2018ء کے انتخابات میں خیبر پختونخواہ میں درجنوں خناثی افراد کو ووٹ ڈالنے سے روک دیا گیا۔[34] ان کے پاس شناختی کارڈ کی موجودگی اور ووٹرز لسٹ میں نام درج ہونے کے باوجود ووٹ ڈالنے سے روک دیا گیا۔

[29] https://www.urdu.point.com/en/pakistan/five-transgender-candidates-to-take-part-in-e-396953.html (Retrieved on: 06 May 2019 time 2:07 AM)
[30] https://www.pinknews.co.uk/2018/07/23pakistan-general-election-transgender-candidates/ (Retrieved on: 05 May 2019 time 9:16 PM)
[31] https://tribune.com.pk/story/312257/president-of-transgender-associsation-contest-elections/ (Retrieved on: 04 May 2019 time 6:55PM)
[32] https://www.dawn.com/news/1413894 (Retrieved on 06 May 2019 time 2:51 AM)
[33] www.dawn.com/news/673392/eunuchs-get-on-voters-list-2/ (Retrieved on: 02 May 2019 time 1:51PM)
[34] http://pinknews.co.uk/2018/08/17/transgender-person-tortured-and-shot-dead-in-pakistan/ (Retrieved on: 05 May 2019, time 8:57PM)

سروے میں شامل ۵۰ مخنث افراد میں سے صرف ۸ افراد نے ووٹ دیا۔ باقی ۴۲ افراد نے کہا کہ خواہ کوئی بھی سیاسی جماعت اقتدار میں ہو اس سے ان کا معیار زندگی بہتر نہیں ہو گا لہذا وہ ووٹ دینا پسند نہیں کرتے۔ یہ کل تعداد کا ۸۴ فیصد ہے۔[35] مخنث افراد کی اکثریت ووٹ دینا پسند نہیں کرتی، سروے سے اس کی یہ وجہ سامنے آئی کہ خواہ کوئی بھی سیاسی جماعت اقتدار میں ہو اس سے ان کا معیار زندگی بہتر نہیں ہو گا اور نہ ہی مسائل میں کمی ہو گی۔ ٹرانس جینڈر پروٹیکشن ایکٹ ۲۰۱۸ میں اگرچہ مخنث افراد کے سیاسی حقوق کا تحفظ کیا گیا ہے لیکن عملدرآمد نہ ہونے کی وجہ سے مخنث افراد بدستور سیاسی مسائل کا شکار ہیں۔

پاکستانی قوانین میں مخنث افراد کے معاشی حقوق سے متعلق دفعات کا تجزیہ

قانون وراثت کے تحت مخنث افراد کے لیے جائیداد میں جائز حصہ حاصل کرنے کے لیے کوئی تفریق روا نہیں رکھی جائے گی۔ مخنث افراد کا حصہ پاکستان میں واثت کے قانون کے تحت شناختی کارڈ پر درج کی گئی جنس کے مطابق مقرر کیا جائے گا۔ اگر مرد مخنث ہے تو اس کے لیے وراثت میں حصہ مرد کے برابر ہو گا۔ اگر عورت مخنث ہے تو اس کے لیے وراثت میں حصہ عورت کے برابر ہو گا۔ ایسے مخنث افراد جن کی پیدائش کے وقت تعینِ جنس دونوں اصناف کی خصوصیات پائے جانے یا جنسی ابہام کی وجہ سے نہیں ہو سکا تو 18 سال عمر کے بعد اگر وہ اپنے جنسی محسوسات کے مطابق خود کو مرد تصور کرے تو وراثت میں اس کا حصہ مرد کے برابر ہو گا، اگر وہ اپنے جنسی محسوسات کے مطابق خود کو عورت محسوس کرے تو وراثت میں اس کا حصہ عورت کے برابر ہو گا۔ 18 سال عمر کے بعد بھی اگر وہ اپنے محسوسات کے مطابق خود کو مرد یا عورت نہ قرار دے سکے تو مرد اور عورت کے حصے کی الگ الگ تقسیم کے بعد اس کے اوسط کے برابر حصہ دیا جائے گا۔ 18 سال سے کم عمر ہونے کی صورت میں میڈیکل آفیسر مرد اور عورت کے خصائل کی اغلبیت کی بنیاد پر جنس طے کرے گا۔[36]

قانون میں واضح کر دیا گیا ہے کہ شناختی کارڈ پر مخنث افراد کی شناخت کے مطابق ان کو وراثت میں سے حصہ دیا جائے گا۔ انٹرویو کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ مخنث افراد خواہ مرد ہوں، عورتیں ہوں یا مخنث مشکل، شناختی کارڈ پر جنس کے خانے میں عموماً مرد ہی لکھا جاتا ہے تاکہ ولدیت کے خانے میں ان کے اصل باپ کا نام لکھا جا سکے کیونکہ عورت لکھنے کی صورت میں ولدیت کے خانے میں " گرو" کا نام لکھا جاتا ہے ان کے خاندان کی طرف سے والد کا نام

[35] Survey, 20 Oct,2019

[36] The gazette of Pakistan, Extra, May,24,2018, p 277

لکھنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ان کا مزید کہنا تھا کہ عورت لکھنے کی صورت میں ان کی وراثت ان کے گرو کو ملتی ہے جبکہ مرد لکھنے کی صورت میں ان کے حقیقی والدین کو ملتی ہے۔اگر مخنث افراد میں کوئی عورت(Trans woman) یا مخنث مشکل ہو تو اس صورتحال میں شناختی کارڈ پر متعین کردہ جنسی شناخت کا کیا ہوگا جس میں مرد کہا گیا ہے؟ نیز وراثت میں اس کا حصہ اس کی حقیقی جنس کے مطابق ہوگا نہ کہ شناختی کارڈ پر ذکر کردہ جنس کے مطابق۔

قانون ہذا کے تحت مخنث افراد 18 سال کے بعد اپنے محسوسات کے مطابق اپنے مرد یا عورت ہونے کا تعین خود کریں گے اور وراثت میں اپنی طے کردہ جنس کے مطاق حصہ دار ہوں گے لیکن اسلام میں وراثت کا تعلق وارث کی عمر سے نہیں بلکہ صنف اور رشتہ سے ہے۔قران پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

"يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ۚ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ ۚ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا"[37]

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر تو ان کو ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا حصہ اگر میت کے اولاد ہو۔پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دین کے تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بے شک اللہ علم والا حکمت والا ہے۔

مندرجہ بالا آیت میں وارث کی عمر کو پیمانہ مقرر نہیں کیا گیا۔عمر 18 سال سے کم یا زیادہ ہونے کی صورت میں وراثت میں حصہ کم یا زیادہ نہیں ہوگا۔اگر کوئی مخنث عورت ہو اور وہ اپنے مرد ہونے کا دعوی کرے یا صورتحال اس کے برعکس ہو تو وراثت میں اس کا حصہ بدل نہیں جائے گا۔طبّی تشخیص کے لیے بھی 18 سال عمر لازمی نہیں ہے،

---

[37]۔النساء،۴:۱۱

Al-Qura'n,4:11

بلوغت کا تعین انہی شرائط سے ہو گا جن کو شریعت نے مقرر کیا ہے۔ یہ شق شریعت کی رو سے درست معلوم نہیں ہوتی۔

ملازمت کا حق

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی دفعہ 18 کے تحت حکومت مخنث افراد کے لیے کوئی قانون کے مطابق پیشہ اختیار کرنے اور جائز تجارت کے حق کے حصول کو یقینی بنائے اور انتظام کرے۔ کوئی بھی ادارہ، محکمہ، تنظیم نوکری کے من جملہ مسائل یعنی بھرتی، ترقی اور تعیناتی میں مخنث افراد کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں کرے گا۔ آجر ملازمت کے حصول کی شرائط، ترقی کے مواقع، ٹرانسفر، ٹریننگ اور ملازمت سے متعلق تمام سہولیات تک مخنث افراد کی رسائی کو محدود یا ختم نہیں کر سکتا۔[38]

شریعت اسلامیہ میں حصول معاش کی کوشش کو مستحسن قرار دیا گیا ہے۔ مندرجہ بالا شق مخنث افراد کے لیے معاشرتی دباؤ کے بنا پر اپنی مہارت ورغبت کے مطابق جائز پیشہ اختیار کرنے کے حق کو محفوظ کرتی ہے۔

جائیداد کا حق

کسی مخنث فرد کو خریدنے، فروخت کرنے، کرایہ یا اجارہ پر لینے کے حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ کرایے پر اشیاء کے حصول میں جنس، جنسی شناخت یا جنسی اظہارات کی بنیاد پر امتیازی سلوک غیر قانونی ہو گا۔[39]

اسلام نے حلال ذرائع معاش اختیار کرنے اور حرام سے اجتناب کا حکم دیا۔ حلال ذرائع معاش سے حاصل ہونے والے مال کی حفاظت کا حکم بھی دیا ہے کیونکہ ملکیت سے محبت انسان کی فطرت میں ہے لیکن ناجائز ذرائع سے مال و جائیداد کے حصول کی ممانعت کی گئی ہے قرآن میں ارشاد ہوتا ہے: "وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ"[40] اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔ اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ کسی کے مال یا جائیداد پر ناحق قبضہ کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ حق تمام انسانوں کو دیا گیا ہے جن میں مخنث افراد بھی شامل ہیں۔ لہذا جو جائیداد ان کی ملکیت ہو گی اس سے ان کو محروم نہیں کیا جا سکتا اور اگر جائز طریقے سے کسی جائیداد کو اپنی ملکیت بنانا چاہیں تو اس سے بھی ان کو

---

[38] The gazette of Pakistan, Extra, May,24,2018, p 279
[39] Ibid, p 280

[40] البقرۃ، 02: 188

Al-Qura'n, 02:188

محروم نہیں کیا جاسکتا قانون کی اس شق میں ان کے اس حق کو محفوظ کیا گیا ہے۔ لیکن عملی صورتحال اس کے برعکس ہے۔

ووٹ کا حق:

کسی بھی مخنث فرد کو قومی، صوبائی اور بلدیاتی انتخابات میں ووٹ دینے کے حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ مخنث فرد کے شناختی کارڈ پر درج کی گئی جنس کے مطابق پولنگ اسٹیشن تک رسائی دی جائے گی۔ کسی بھی مخنث فرد کو قومی، صوبائی اور بلدیاتی انتخابات میں ووٹ دینے کے حق سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ مخنث فرد کے شناختی کارڈ پر درج کی گئی جنس کے مطابق پولنگ اسٹیشن تک رسائی دی جائے گی۔[41]

مخنث کی گواہی حدود و قصاص کے علاوہ میں معتبر ہے۔ وہ مخنث جس کی گفتگو میں نزاکت اور اعضاء میں طبعی طور پر لچک ہو لیکن وہ افعال بد کے ساتھ مشہور نہ ہو تو اس کی گواہی قبول کی جائے گی۔

"الذی فی کلامه لین و فی اعضائه تکسر و لم یفعل الفواحش فهو مقبول الشهادة"[42]

اس سے مخنث افراد کی ووٹ ڈالنے کی اہلیت ثابت ہوتی ہے، اس لیے کہ اگر اس کو گواہی کا حق حاصل ہے تو ووٹ دینا بھی گواہی ہے اور یہ حق بدرجہ اولیٰ حاصل ہے۔ مفتی تقی عثمانی کہتے ہیں:

"ووٹ پر شرعی احکام سے وہ ہی احکام جاری ہوتے ہیں جو شہادت پر جاری ہوتے ہیں۔"[43]

حکمران منتخب کرنا اہم ریاستی امور میں سے ہے، عوام الناس کا یہ حق ہے کہ ان کی رائے سے حکمران منتخب کیے جائیں۔ پاکستان میں مخنث افراد کو یہ حق حاصل نہیں تھا لیکن قانون ہذا ان کا یہ حق محفوظ کرتا ہے۔

---

[41]The gazette of Pakistan, Extra, May, 24, 2018, p 279

[42]الزبیدی، ابو بکر بن علی بن محمد، الجوهرة النيرة، المطبعة الخيرية، س1322ھ، ج2، ص230؛ عبد الغنی بن طالب بن حمادہ بن ابراہیم، اللباب فی شرح الکتاب، المکتبة العلمیہ، بیروت لبنان، ج4، ص61

Al-Zubaidī, abu Bakar bin Ali bin Muḥammad, *Al-Johrat un-Nayyra,* al-khairiya, 1322 AH, Vol, 2, p. 230
; Abdul Ghani bin Ṭālib bin Ḥamadah bin Ibrahīm, *Al-Lobāb fi Sharaḥ al-kitāb,* Al-maktabat al-ilmiyyah, Berūte Lebanon, Vol. 4, p. 61

[43]۔ مفتی، عثمانی، محمد تقی، اسلام اور سیاست حاضرہ، مکتبہ العلوم کراچی، ص8

Muftī, Uthmāni, Muḥammad Taqi, *Islam aur Syasat Ḥadhira,* maktaba tul Alūm, Karachi, p. 8

اسمبلی میں نمائندگی کا حق

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی شق 16 کے تحت حکومت مخنث افراد کے لیے اسمبلی میں حق آزادی کو یقینی بنائے۔ مخنث افراد کے مناسب تحفظ کے لیے اقدامات کو یقینی بنائے۔ عوامی دلچسپی کے امور میں جنس، فرد کی جنسی شناخت اور پہچان کی بنیاد پر کسی بھی قانونی پابندیوں سے امتیازی سلوک نہیں کیا جائے گا۔[44]

حکومتی ذمہ داریاں

ان دفعات میں حکومت کی ذمہ داری قرار دی گئی ہے کہ وہ مخنث افراد کی معاشرے میں مکمل اور مؤثر شمولیت کے لیے مندرجہ ذیل اقدام کرے گی: مخنث افراد کے تحفظ اور بحالی کے لیے حفاظتی مراکز اور پناہ گاہیں قائم کی جائیں جہاں ان کو طبّی سہولیات، نفسیاتی علاج، تربیتی مشاورت اور تعلیم بالغاں فراہم کی جائیں۔ مخنث افراد کے لیے خواہ وہ کسی بھی جرم کے مرتکب ہوں الگ سے جیل خانے، حفاظتی تحویل میں لیے جانے کے مقامات وغیرہ قائم کیے جائیں۔ مخنث افراد کے لیے ذریعہ معاش فراہم کرنے اور فروغ دینے کے لیے مخصوص پیشہ ورانہ پروگرام منعقد کیے جائیں۔ مخنث افراد کو آسان قرضہ اسکیم اور عطیات مہیا کر کے چھوٹے پیمانے پر کاروبار شروع کرنے کے لیے حوصلہ افزائی کی جائے۔

اس ایکٹ کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے دیگر ضروری تدابیر اختیار کی جائیں۔

مخنث افراد کے متعلق پاکستانی قانون اور اسلامی تعلیمات

قانون کی 2 دفعات (2،7) کے علاوہ دیگر دفعات اسلامی تعلیمات سے مطابقت رکھتی ہیں۔ اس میں مخنث افراد کو وہ تمام سماجی، سیاسی اور معاشی حقوق دیے گئے ہیں جو معاشرے کے دیگر افراد کو حاصل ہیں۔ تعلیم، ملازمت، علاج معالجہ، نقل وحمل جیسی سہولیات میں مخنث افراد کے ساتھ امتیازی سلوک اور جنسی طور پر ہراساں کرنے کو غیر قانونی قرار دیا گیا ہے۔ مخنث افراد کے معاشی حقوق کا تحفظ کرتے ہوئے حکومت کی ذمہ داری قرار دی گئی ہے کہ وہ ان کو روزگار فراہم کرنے کے لیے آسان اقساط پر قرضہ فراہم کرے۔ مخنث افراد کو ووٹ کا حق، جائیداد کا حق اور عوامی مقامات تک رسائی کا حق بھی دیا گیا ہے۔ نیز یہ بھی حکومت کی ذمہ داری قرار دی گئی ہے کہ وہ مخنث افراد کے لیے الگ سے جیل خانے قائم کرے۔

---

[44]The gazette of Pakistan, Extra, May,24,2018, p 280

اس قانون کا وضع کیا جانا محض ایک کاغذی کاروائی ہے۔اس کا نفاذ عمل میں نہیں لایا گیا، مخنث افراد آج بھی انہی مسائل میں گھرے ہوئے ہیں جو قانون پاس ہونے سے قبل ان کو درپیش تھے۔ مخنث افراد سے انٹرویو کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ ان کو نہ تو جان و عزت کا تحفظ حاصل ہے اور نہ ہی ان کے دیگر مسائل جیسے ملازمت، علاج، وراثت وغیرہ میں امتیازی و نامناسب رویے کا خاتمہ ہوا ہے۔ ملازمت کا حصول اب بھی ویسا ہی دشوار ہے جیسا کہ بل سے قبل تھا۔ صرف قانون وضع کر دینا کافی نہیں ہے ضروری ہے کہ اس کا نفاذ بھی عمل میں لایا جائے۔

اس قانون کی 2 دفعات (2،7) جو کہ مخنث افراد کی جنسی تعیین و وراثت سے متعلق ہیں فقہی تناظر میں درست معلوم نہیں ہو تیں۔ انہی پہلوؤں سے متعلق اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پیش کی گئی تھیں لیکن ٹرانس جینڈر پروٹیکشن ایکٹ کو مرتب کرتے ہوئے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو یکسر نظرانداز کیا گیا ہے، کسی بھی سفارش کو ایکٹ میں جگہ نہیں دی گئی۔۔ دیگر دفعات انتہائی جامع ہیں اگر ان پر عمل درآمد کیا جائے تو مخنث افراد کو درپیش تمام مسائل کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ وہ بھی معاشرے میں عزت و وقار کے ساتھ زندگی بسر کر سکتے ہیں عوام کی فلاح و بہبود ریاست کا کام ہے لہذا قانون میں والدین اور سرپرست کو پابند کیا جانا چاہیے تھا کہ وہ خاص عمر تک مخنث بچے کو خود سے الگ نہیں کر سکتے تا کہ مخنث افراد کے گروہ کے پاس پہنچنے کی بجائے اپنے گھر ہی میں تعلیم و تربیت پائے اور معاشرے کا فعال شہری بنے۔ پاکستانی معاشرہ میں مخنث افراد کو ملنے والے حقوق اور ان کے تحفظ کے لیے بنائے جانے والے قوانین کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔ پاکستان میں مخنث افراد کو معاشرتی، معاشی اور سیاسی حقوق سے نوازا گیا ہے۔ ان قوانین کے بنانے کا مقصد مخنث افراد کے استحصال اور امتیازی سلوک کا خاتمہ کرنا ہے۔ قانون کی موجودگی کے باوجود بھی مخنث افراد کو حقوق کی عدم دستیابی ریاست اور افراد معاشرہ دونوں کے لئے لمحہ فکریہ ہیں

خلاصہ بحث

خنثیٰ افراد بھی دیگر مخلوقات کی طرح اللہ عزوجل کی مخلوق ہیں، دیگر انسانوں کی طرح یہ بھی انسان ہیں۔ پاکستان میں خنثیٰ افراد کے ساتھ ایسا سلوک روا رکھا جاتا ہے کہ وہ معاشرے سے کٹ جاتے ہیں۔ احترام آدمیت کی بات بہت زور و شور سے کی جاتی ہے لیکن خنثیٰ افراد کو احترام آدمیت کا حقدار نہیں سمجھا جاتا۔ ان کو معاشرے میں فحاشی پھیلانے کا موجب تصور کیا جاتا ہے لیکن اس تلخ حقیقت کو فراموش کر دیا جاتا ہے کہ ان غیر اخلاقی حرکات کی جانب وہ اپنی جنسی معذوری وجہ سے نہیں بلکہ افراد معاشرہ کے برے رویہ و سلوک کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ ان کے لیے باعزت روزگار کے دروازے بند کر کے افعال بد کی جانب دھکیل دیا جاتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں اس امر کی سخت حاجت ہے کہ لوگوں کی ذہن سازی کی جائے کہ اگر ایسا بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ویسا ہی رویہ رکھیں جیسا عام بچوں کے

ساتھ ہوتا ہے۔ان کی دل شکنی نہ کی جائے بلکہ ان کو ایک پر اعتماد زندگی گزارنے کی تربیت دی جائے معاشرے میں احترام انسانیت اور بنیادی انسانی حقوق سے محروم اس طبقے کو بھی عام افراد معاشرہ کی مانند حقوق عطا ہونے چاہیں، لیکن ہم تو انہیں ایک معذور فرد جتنا بھی حق دینے کو بھی تیار نہیں انہیں تحقیر و تضحیک کا نشانہ بناتے ہیں، طعن و تشنیع دیتے اور برے القابات سے پکارتے ہیں، حالانکہ ان کی اس طرح کی تخلیق اور ہماری مکمل تخلیق میں ہمارا یا کسی کا بھی کوئی اختیار نہیں لیکن محض خلقت میں تبدیلی کی بناء پر اپنے لئے تو تمام عزت و شرف کے معیار متعین کیے مخنث افراد کی انا، عزت نفس کو کچوکے لگاتے ان کی روح کو گھائل کرتے ہیں، اسلامی تعلیمات کو یکسر فراموش کیے رہتے ہیں،ان کو معاشرے کا مفید شہری بنانے کے لئے تو ہماری کوششیں صفر ہیں لیکن اپنے منفی رویوں کے باعث انہیں بدکاری، فحاشی اور غیر اخلاقی و غیر قانونی سر گرمیاں اختیار کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ان معاشرتی رویوں کے بارے میں اللہ رب العزت کی جانب سے وعید بھی مد نظر رکھنا چاہیے۔وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ[45]

ذیل میں خنثیٰ افراد کی بھلائی کے لیے تجاویز پیش کی جاتی ہیں:

I. عوامی فکر اور رویے کو درست سمت میں موڑنا علماء کا کام ہے۔، معاشرے میں خنثیٰ افراد کے لیے رواج پاتے غلط رجحان کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے۔سماجی رویے کو بدلنے کے لیے علماء کو اپنے خطاب و بیان میں خنثیٰ افراد کے مسائل سے متعلق بات کرنی چاہیے۔

II. حکومت کو چاہیے کہ ایسے افراد کے لیے چھوٹے پیمانے پر کاروبار شروع کروادے یا چھوٹے چھوٹے کارخانے لگائے، جہاں ان کو ملازمت کی صورت میں حلال اور باعزت روزگار میسر آسکے۔

III. ہمارے معاشرے میں مخنث افراد کے بارے میں وصیت کرنا تو درکنار ان کو ان کے شرعی حق وراثت سے بھی محروم کر دیا جاتا ہے۔علماء کرام کو اس سلسلے میں افراد معاشرہ کی ذہن سازی کرنی چاہیے۔

IV. ملازمتوں کے حصول میں ان کے لیے ایک کوٹہ مقرر ہونا چاہیے۔

V. ٹرانس جینڈر پرسنز (پروٹیکشن آف رائٹس) ایکٹ 2018ء میں خنثیٰ افراد کے بنیادی حقوق کے لیے جو قانون سازی کی ہے،اس کو صرف کاغذی کاروائی تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ اس کا نفاذ عمل میں لایا جائے

VI. مخنث افراد کے مجروں اور دیگر فحاشی پھیلانے والے کاموں پر پابندی عائد کی جائے۔

45۔ الھمزہ، ۱۰۴:۱

Al-Qura'n,104:1

VII. بہت سے ایسے مرد حضرات بھی ہیں جنہوں نے محنت سے جی چراتے ہوئے مخنث کا روپ دھار لیا ہے اور بھیک مانگنے کو ذریعہ آمدنی بنالیا ہے لہذا خنثی افراد کے سڑکوں اور گھر گھر جا کر بھیک مانگنے پر پابندی عائد کی جائے اور خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا دی جائے۔

VIII. مخنث بچے کو دیگر خنثی افراد کے حوالے کر دیا جاتا ہے اس کا سدباب کرنے کے لیے اس سلسلے میں قانون سازی کرنی چاہیے کہ مخنث بچے کو ماں باپ ایک خاص عمر تک اپنے ساتھ رکھنے کے پابند ہوں گے، اس میں عمر کی حد مقرر کر دینی چاہیے۔

IX. ایکٹ کی بعض دفعات جیسے مخنث کی تعریف، جنسی محسوسات کے مطابق جنس کی شناخت اور وراثت سے متعلق دفعات اسلامی تعلیمات سے متصادم ہیں، اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان میں مناسب ترمیم کی جائے۔

X. ایسے سیمینارز منعقد کیے جائیں جہاں لوگوں کو خنثی افراد کے حقوق اور شرعی تقاضوں کے مطابق تعلیم و تربیت کے متعلق آگاہی دی جائے۔

XI. تعلیم و تربیت سے مخنث افراد میں موجود صلاحیتوں کو نکھارا جا سکتا ہے۔ یہ اخلاقی فریضہ ہے کہ ان کو تعلیم جیسے بنیادی حق سے محروم نہ کریں اور ان کو معاشرے کا مفید شہری بنائیں۔

XII. مخنث افراد کو اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے مواقع میسر ہونے چاہیں۔ ان کو مختلف کھیلوں میں حصہ لینے کے مواقع ملنے چاہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.